آنحضرت ﷺ کا یوم پیدائش

اور

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

تحریر: غلام مصطفیٰ ظہیرؔ متعلم جامعہ علوم اثریہ

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور مکمل دین ہے ۔جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے **(الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا)** (المائدۃ: ۳) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیاہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا ہے۔

یہ عظیم المرتبت آیت کریمہ دین کی تکمیل کی بشارت دیتی ہے ۔حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "اس امت پر اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے ان کو کامل واکمل دین عطا کیا ہے۔اب ان کو دین اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین اور نبی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے علاوہ کسی دوسرے نبی کی حاجت نہیں ہے اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء بناکر جن وانس کی طرف مبعوث فرمایا۔اب حلال وہی ہے جسے آپؐ نے حلال کہاہے حرام وہی ہے

جسے آپؐ نے حرام قرار دیا ہے دین صرف آپؐ کی ہی شریعت کا نام ہے (ابن کثیر: ۲ /۱۹)

جب دین صرف آپؐ کی شریعت کا نام ہے تو اب کوئی بھی طریقہ عبادت جو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے خلاف ہو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا ذریعہ نہیں بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **(ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و ھو فی الآخرۃ من الخسرین)** (آل عمران : ۸۵)

"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا"

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :**(یایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کآفۃ ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انه لکم عدو مبین)** (البقرہ : ۲۰۸) اے ایمان والو ! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سنتوں کو چھوڑ کر رسموں پر عمل کرنے والا انسان اسلام میں پورا پورا داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے ارشاد گرامی ہے : **(لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنه)** (الاحزاب : ۲۱) "تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے۔"

آپؐ کی ذات ہی واجب الاتباع ہے فرمایا **(قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم)** (آل عمران : ۳۱) "اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

علامہ شوکانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ " اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دارومدار رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر ہے کیونکہ یہی وہ معیار ہے جو بندے کی اپنے رب سے محبت باعتبار طریقے سے پہچانی جاتی ہے اور یہ اس بات کا بھی سبب ہے کہ بندہ اللہ کی محبت کا مستحق ٹھہرے ! (شرح الصدور بتحریم رفع القبور ☆ از شوکانیؒ)

اب ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ دیکھنا ہے کہ مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ اور یہ بات مسلم ہے کہ متنازعہ فیہ مسائل کا حل 'فرقہ بندی کا خاتمہ قرآن و سنت کی طرف رجوع کرنے سے ہی ممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :

(فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم الاخر۔ ذلك خیر و احسن تاویلاً) (النساء : ۵۹)" اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔

☆ اس رسالے کا ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے اگر کوئی صاحب شائع کرنے کے خواہش مند ہوں تو رجوع فرمائیں۔

اگر تمہیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے"۔

عید میلاد کی شرعی حیثیت :- واضح رہے کہ مروجہ جشن عید میلادالنبی کا قرآن وحدیث میں کوئی اصل نہیں ۔ نبی کے یوم ولادت کو یوم عید قرار دینا یہ عیسائیوں کا وطیرہ ہے اور مروجہ عید میلادالنبی ﷺ عید میلاد عیسیٰ کے مشابہ ہے اور بدعت سیئہ ہے جبکہ کفار کی مشابہت اور ان کی رسومات پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

عید میلاد کی تاریخی حیثیت :- عید میلادالنبی ﷺ کا نبی کریم ﷺ ۔ خلفائے راشدینؓ ۔ صحابہ کرامؓ ۔ تابعین عظامؒ ۔ تبع تابعینؒ ۔ ائمہ دینؒ اور سلف صالحین کے زمانہ میں وجود نہیں ملتا ہے بلکہ یہ بعد کی ایجاد ہے ۔

ساتویں صدی کے آغاز ۶۰۴ھ میں ابو سعید کوکبوری بن ابی الحسن علی بن بکتگین بن محمد الملقب الملک المعظم مظفر الدین اربل نے شروع کی تھی "اس بادشاہ کے متعلق احمد بن محمد مصری لکھتے ہیں۔

" وہ ایک فضول خرچ بادشاہ تھا میلاد منایا کرتا تھا وہ سب سے پہلا شخص تھا جس نے یہ کام شروع کیا تھا" (القول المعتمد فی عمل المولد)

اس کی خرافات اور اسراف و تبذیر کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے " تاریخ ابن خلکان " " تاریخ اربل لابن المستوفی المتوفی ۶۳۸ھ" اور البدایہ والنہایہ لابن کثیر " کی طرف رجوع کریں۔

اس وقت اس بادشاہ کی تائید ایک بدعتی عالم عمر بن دحیۃ (۵۴۶ھ ـ ۶۳۲ھ) نے کی۔

(۱) حافظ ابن کثیرؒ اس کے متعلق لکھتے ہیں " یہ جھوٹا شخص تھا۔ لوگوں نے اس کی روایت پر اعتبار کرنا چھوڑ دیا تھا اور اس کی بہت زیادہ تذلیل کی تھی" (البدایہ والنہایہ ۱۳ / ۱۴۴)

(۲) حافظ ابن حجرؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں " یہ بہت جھوٹا شخص تھا احادیث خود گھڑ کر انہیں نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دیتا تھا سلف صالحین کے خلاف بد زبانی کیا کرتا تھا (لسان المیزان ۴ / ۲۹۶) حافظؒ نے اس کا ایک جھوٹا واقعہ بھی نقل کیا ہے۔

(۳) حافظ سیوطیؒ فرماتے ہیں "**يلجؤن الى اقامة دليل على ما افتوابه بآرائهم فيضعون وقيل ان الحافظ آبا الخطاب بن دحية كان يفعل ذلك وكانه الذي وضع الحديث في قصر المغرب**" جو لوگ اپنی آراء کے مطابق فتویٰ دیتے تھے جب ان کو دلیل پیش کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو وہ جھوٹی احادیث گھڑ لیتے کہا گیا ہے کہ حافظ ابو خطاب بن دحیہ بھی ایسا ہی کیا کرتا تھا نماز مغرب کی قصر کے بارے میں اسی نے حدیث گھڑی ہے ۔

(تدریب الراوی ۱/ ۲۸۶)

اس نے اس بدعت کے ثبوت پر "التنویر فی مولد السراج المنیر" کتاب لکھ کر ایک ہزار دینار انعام پایا۔
(البدایہ والنہایۃ ۱۳/۱۴۵) (تاریخ اربل) (تاریخ ابن خلکان)

برصغیر میں جشن عید میلاد کی ابتداء :- محدث محمد اسماعیل سلفیؒ فرماتے ہیں کہ "ہندوستان میں جہاں اور بہت سی بدعتیں فتوحات اسلامیہ کے بعد آئیں ۔ محفل میلاد بھی اپنے تمام لوازم کے ساتھ سارے ملک میں چھا گئی۔ جاہل ملاؤں اور خود غرض سیدوں نے اس کی نزاکت شان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بدعت کو خوب ہوا دی قرآنی آیات کی تحریف اور ترمیم کرکے احادیث کے عمومات کو غلط موقعہ پر محمول کرتے ہوئے اس کے جواز کی کوشش کی گئی۔ محبت رسول ﷺ کا نام لے کر جذبات کو اس قدر اچھالا گیا کہ یہ رسم ایک میلہ اور ہنگامہ و تماشہ بن کر رہ گئی" (الاعتصام ۶ جنوری ۱۹۵۰ء)

اور بی بی سی نے اپنی ریڈیو نشریات میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "برصغیر میں محافل میلاد کا آغاز اکبر اعظم کے زمانے میں ہوا اور کراچی میں جلوس نکالنے کی روایت سو سال پرانی ہے" (روزنامہ جنگ لاہور ۹ جولائی ۱۹۹۸ء)

واضح ہوا کہ مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کا دین اسلام میں اضافہ کیا گیا ہے اسی لئے تو ہم نے اس کو بدعت سیئہ قرار دیا ہے۔

بدعت کی تعریف :- محقق شاطبیؒ بدعت کی تعریف یوں کرتے ہیں " **طریقة فی الدین مخترعة تضاهی الشرعية يقصد بالسلوك عليها المبالغة فی التعبد لله سبحانه** " بدعت دین میں ایجاد شدہ طریقہ کو کہتے ہیں جو شریعت کے مشابہ ہو اس پر عمل کرنے کی غرض عبادت الٰہی میں مبالغہ ہو
(الاعتصام[۱] از شاطبی ۱/۳۷)

(۲) احمد بن محمد بن محمد بن حسن شمنی حنفی جو حنفیوں کے بہت بڑے فقیہ اور اصولی امام ہیں ان سے علامہ ابن نجیم حنفی جن کو ابو حنیفہ ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ تعریف نقل کرتے ہیں :-

" **ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول الله ﷺ من علم اوعمل اوحال بنوع شبهة أو استحسان وجعل دينا قويماً وصراطا مستقيماً** "۔ ترجمہ : نبی کریم ﷺ سے حاصل شدہ کسی علمی وعملی یا حالی شی کے خلاف کسی چیز کو پیدا کر لینے کو بدعت کہتے ہیں جسے دین کا قوی حصہ اور صراط مستقیم سمجھ لیا جاوے جس کے

---

[۱] بدعات کے رد میں عظیم الشان کتاب ہے ۔ ع۔م۔ ظہیر

احداث کی وجہ ' دلائل میں کوئی شبہ ہو یا استحسان (البحر الرائق ۱ / ۳۴۹)

(۴) علامہ عینی حنفی بدعت کی تعریف یوں کرتے ہیں ۔ " **بدعة وہی مالم یکن له اصل فی الکتاب والسنة وقیل اظہار شیء لم یکن فی عہد رسول الله ﷺ ولا فی زمن الصحابة رضی الله تعالی عنهم** " بدعت دین میں ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کا اصل کتاب وسنت میں نہ ہو اور ایک قول یہ بھی ہے کہ " جس چیز کا اظہار نبی کریم ﷺ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں نہ ہوا ہو ۔ (عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری (۲۵/۷/۳) اور یہی علامہ عینی حنفی حدایہ کی شرح میں یہ تعریف کرتے ہیں :

" والبدعة اسم لاحداث امر لم یکن فی زمان رسول الله ﷺ '

"بدعت دین میں ایسے ایجاد شدہ کام کو کہتے ہیں جس کا اصل رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو (البنایۃ فی شرح الھدایۃ ۲ /۳۱۹)

مذکور بالا تعریفات کی روشنی میں دیکھا جائے تو مروجہ عید میلاد النبی ﷺ بدعت ٹھہرتی ہے ؟

بدعت کی تقسیم :- پھر بدعت کی تقسیم کا سہارا لے کر عید میلاد کو بدعت حسنہ قرار دیتے ہیں

(بریلویوں کے اس اعتراف سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مروجہ بدعت کا وجود نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں نہ تھا) جبکہ ہر بدعت سیئہ اور مذمومہ ہے جن علماء نے بدعت کو حسنہ اور سیئہ میں تقسیم کیا ہے انہوں نے بدعت سے مراد اس کا لغوی معنی لیا ہے جنہوں نے ہر بدعت کو گمراہی قرار دیا ہے انہوں نے شرعی معنی مراد لیا ہے ۔

حضرت العلام مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ " ہر بدعت مذمومہ ہے ۔ کیونکہ جن نصوص میں بدعات کی مذمت وارد ہوئی ہے وہ عام ہیں ان میں کوئی تخصیص نہیں ۔ سلف صالحین ۔ صحابہؓ ۔ تابعین اور اس کے بعد ائمہ کا اس پر تقریباً اجماع ہے ان سے تخصیص اور تقسیم ثابت نہیں ۔ بعض علماء سے جو تخصیص کا لفظ آیا ہے ۔ ان کے نزدیک بھی حقیقت میں اس مفہوم کی تقسیم نہیں ۔ جس کو سلف صالحین بدعت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں اور جس امر کو ان علماء نے بدعت حسنہ کہا ہے وہ امر دراصل محقق مذہب میں بدعت نہیں اور جس امر کو بدعت سیئہ یا بدعت ضلالت کہا ہے ۔ وہی حقیقت میں بدعت کا شرعی مصداق ہے ۔ فتح الباری میں ہے " **البدعة فی الشرع مذمومة بخلاف اللغة** " شریعت میں جسے بدعت کہا جاتا ہے وہ مذموم ہے اور لغوی معنی کے اعتبار سے ہر بدعت مذموم نہیں " (الاصلاح ص ۶۰ حصہ دوم)

(۱) ہر بدعت مذمومہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (**ایاکم ومحدثات الامور کل محدثة بدعه وکل بدعة ضلالة**) دین میں نئی نئی رسموں سے بچو ہر نئی رسم بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (صحیح مسلم ' نسائی) ۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا " **من صنع امرا علی غیر امرنا فهو رد** " جو شخص کوئی کام ہمارے حکم کے

مطابق نہ کرے وہ رد ہے(ابوداؤد) نیز آپ ﷺ نے فرمایا:" من احدث فی امرنا ما لیس منه فهو رد"" جو شخص ہمارے اس دین میں ایسی چیز نکالے جس کا وجود اس میں نہ ہو وہ مردود ہے ۔"(صحیح مسلم)

ان احادیث نبویہ سے ثابت ہوا کہ یہ بدعت مذمومہ ہے۔

امیر صنعانیؒ فرماتے ہیں:" کوئی بھی بدعت قابل مدح نہیں بلکہ ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے" (سبل السلام : ۲/۱۱ ـ ۱۲)

(۲) محقق شاطبیؒ لکھتے ہیں کہ "امام مالکؒ" کے شاگرد ابن ماجشون کہتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دین اسلام میں بدعت ایجاد کر کے اس کو بدعت حسنہ قرار دیا گویا کہ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں خائن سمجھا کیونکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے ۔ لہذا جو کام اس وقت دین میں نہ تھا وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتا ہے ۔(الاعتصام(۱ / ۴۹)

(۳) شیخ علی محفوظ اپنی کتاب میں شیخ ملا احمد رومی حنفی کا قول ان کی کتاب "مجالس الابرار" کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔"جس شخص نے اللہ تعالی کے تقرب کے حصول کے لیے دین میں کوئی نئی بات یا کام جاری کر دیا گویا کہ اس نے دین میں وہ چیز داخل کر دی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے ۔یہ بات معلوم شدہ ہے کہ ہر ایک بدعت جس کا تعلق دینی عبادات سے ہو وہ بدعت سیئہ ہے (الابداع فی مضار الابتداع : ۳۰)

رومی حنفیؒ کی فیصلہ کن بات کے بعد ثابت ہو گیا کہ مروجہ عید میلاد بدعت سیئہ ہے ۔ اسی لیے تو امام مالک ' امام شافعی ' محقق شاطبیؒ ' علامہ طرطوشی ' علامہ احمد بن محمد شمنی حنفی ۔علامہ عینی حنفی ۔ شیخ الاسلام ابن حجر ۔ علامہ ابن حجر ہیثمی ۔ امام ابن تھیمہ ۔ حافظ ابن رجب اور علامہ شوکانی رحمہم اللہ عبادات و عادات میں ہر بدعت کو ضلالت اور مذمومہ قرار دیتے ہیں ۔ واضح رہے کہ عقائد میں بدعت کا جاری کرنا بالاتفاق حرام ہے۔

عید میلاد سنت ترکیہ کے خلاف ہے :- حضرت حافظ محمد گوندلویؒ فرماتے ہیں کہ "ہر بدعت سنت ترکیہ کے خلاف ہوتی ہے سنت ترکیہ کا مطلب یہ ہے کہ قرون اول میں جب کسی کام کے کرنے کا سبب موجود ہو اور اس کے کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور بعد میں کوئی نیا سبب پیدا نہ ہو جو اس کام کے کرنے کا مقتضی ہو۔باوجود اس کے آنحضرتؐ کے زمانہ میں وہ فعل ثابت نہ ہو یعنی شریعت نے اس کے جواز پر قول' فعل یا تقریر سے کوئی دلیل قائم نہ کی ہو تو ایسے فعل کو ترک کرنا سنت ترکیہ کہلاتا ہے۔جیسے نماز عیدین میں اذان آنحضرتؐ کے عہد میں اس کا ثبوت نہیں ملتا حالانکہ اذان کہنے کا سبب (لوگوں کو آگاہ کرنا) اس وقت موجود تھا اور اذان کہنے سے کوئی امر مانع بھی نہیں تھا اور آنحضرت کے بعد کوئی نیا سبب اذان کہنے کا پیدا نہیں ہوا ۔اب اس صورت میں عید میں اذان کہنا سنت ترکیہ کے خلاف ہو گا یہی حال ہر بدعت کا ہے

(الاصلاح حصہ دوم ص ۱۰)

بدعت کا عید میلاد کا سبب: (مجلس میلاد میں نبیؐ کی تعظیم) آنحضرتؐ کے زمانہ میں موجود تھا اس کے کرنے میں کوئی بندش بھی نہیں تھی۔ اور آپؐ کے بعد کوئی نیا سبب اس کے کرنے کا پیدا بھی نہیں ہوا۔ اس لئے یہ بدعت عید میلاد سنت ترکیہ کے خلاف ہوگی۔ اگر کوئی نیا سبب ہماری غلطی سے پیدا ہوا ہو تو اس صورت میں بھی ہم کوئی نیا کام نہیں کرسکتے بلکہ ہمیں چاہیے کہ اپنی غلطی کی اصلاح کریں نہ کہ بدعت ایجاد کرلیں۔

عید میلاد اور صحابہ کرامؓ :-

صحابہ کرام بالخصوص خلفائے راشدین اور اہل بیت جو آپ کے سچے فداکار اور جانثار تھے آپ پر اپنی عزت، جان اور مال قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے جنہیں آپکی رفاقت نصیب ہوئی اور براہ راست آپ سے دین حاصل کیا جو خود شریعت کے نزول کے گواہ ہیں ساری کائنات سے بڑھ کر آپ سے محبت کرنے والے تھے ہر بھلائی کو پانے میں سبقت کرتے اگر شریعت میں اس جشن عید میلاد کا کوئی اصل ہوتا وہ اس میں پہل کرتے کیونکہ وہ سب سے بڑھ کر قرآن وحدیث کے معانی، مفاہیم و مطالب اور تقاضوں کو سمجھنے والے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے تھے انہوں نے اس دن کو نہیں منایا۔

(۱) ملا احمد رومی حنفیؒ اپنی کتاب "مجالس الابرار" میں حضرت حذیفہؓ کا قول نقل کرتے ہیں "جو عبادت صحابہؓ نے نہیں کی وہ مت کرو" اور یہی قول شاطبیؒ نے بھی نقل کیا ہے (الاعتصام ۱ / ۱۱۳)

(۲) امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: جو کام صحابہ کرامؓ کے عہد میں دین میں داخل نہ تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا وہ دین اس لئے نہیں بن سکتا کہ اگر وہ نیکی کا کام ہوتا تو صحابہ کرام اس پر ضرور عمل پیرا ہوتے اور جو نیکی صحابہ سے منقول نہیں وہ دراصل نیکی ہی نہیں وہ بدعت محض ہے! اور دین میں نیا کام گو بظاہر کتنا ہی دل کش اور جاذب نظر ہو وہ بدعت ہے۔ کیونکہ صحابہؓ نے عبادت، اطاعت اور نیکیوں میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(۳) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں "اہل سنت والجماعت یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ فعل اور قول جو صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو اس کا کرنا بدعت ہے اگر وہ نیکی کا کام ہوتا تو وہ ہم سے سبقت کرتے کیونکہ وہ کوئی نیک کام نہیں چھوڑتے تھے بلکہ کرنے میں جلدی کرتے تھے" (ابن کثیر: ۴ / ۱۹۹) مروجہ عید میلاد کا ثبوت صحابہ کرام سے نہیں ملتا ہے لہٰذا یہ بدعت ہے۔

دیدار علی بریلوی کا اعتراف حقیقت :-

بریلوی مذہب کے چوٹی کے امام دیدار علی جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ "مولانا دیدار علی نے لاہور شہر کو وہابیوں اور دیوبندیوں کے زہریلے عقائد سے محفوظ رکھا" وہ اس

حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ میلاد شریف کا سلف صالحین سے قرون اولیٰ میں کوئی ثبوت نہیں یہ بعد میں ایجاد ہوئی ہے۔

(رسول الکلام فی بیان المولد والقیام ص ۱۵۰)

ہوا ہے اچھا فیصلہ مدعی کا میرے حق میں

کیا اب بھی بریلویوں کو اس عید کے بدعت سیئہ ہونے میں کوئی شبہ ہے ؟

مروجہ بدعت عید میلاد کی صدر اول میں نہ ہونے کی وجہ ملا احمد رومی حنفیؒ اپنی کتاب "مجالس الابرار" میں فرماتے ہیں کہ کسی فعل (دینی امر) کا صدر اول میں نہ ہونا یا تو اس لئے ہوگا کہ (۱) کہ اس کی حاجت نہیں (۲) یا کوئی مانع تھا (۳) یا ان کو علم نہ تھا (۴) یا سستی اور تکاسل تھا (۵) یا کراہت تھی (۶) یا عدم مشروعیت

اب مروجہ بدعت کو ہم ان چھ وجوہات کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ صدر اول میں اس کے نہ ہونے کی وجہ کیا ہے اول :- یعنی عدم حاجت تو یہ بے معنی سی بات ہے کیونکہ تقرب الی اللہ کی ہر وقت ضرورت ہے۔ دوم مانع تو ظہور اسلام کے بعد مانع کا تصور بھی نہیں ہو سکتا ہے سوم۔ عدم علم چہارم۔ تکاسل (سستی) ان دونوں کا وہم بھی نہیں ہو سکتا ہے اب ترک کی وجہ صرف اس کا سیئہ ہونا ہوگا۔

ائمہ اربعہ اور مروجہ عید میلاد :- ائمہ اربعہ کے مذاہب میں بھی اس کا نام و نشان تک نہیں ملتا اب بریلویوں کو چاہیے کہ وہ اس بدعت قبیحہ کا حنفی مذہب کی کتب سے ثبوت پیش کریں تاکہ ان کی حنفیت کا پتہ چل سکے کہ واقعی یہ لوگ امام ابو حنیفہؒ کے سچے مقلد ہیں اور شیخ عبدالقادر جیلانی سے اس کا ثبوت فراہم کریں جن کے نام پر اپنی دکانداری چمکاتے ہیں اور ہر مہینے گیارہویں کے نام پر اہل محلہ کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ساتویں صدی سے پہلے یہ اس کا وجود ثابت نہیں کر سکتے۔

مروجہ عید میلاد النبی اجماع امت کے خلاف ہے :- محدث گوندلویؒ فرماتے ہیں کہ :"جو چیز شرعی دلیل سے ثابت نہ ہوگی وہ قطعاً قرآن و سنت و اجماع و آثار کے خلاف ہوگی کیونکہ شریعت نے بدعت سے منع کیا ہے اور اس پر سخت وعید فرمائی ہے باوجود ممانعت اور وعید کے بدعتی اس کو ایجاد کرتا ہے اس لئے وہ کتاب و سنت و اجماع اور اثر کی مخالفت کرتا ہے اس بنا پر بدعت کا کتاب و سنت اجماع اور اثر کے مخالف ہونا ضروری ہے۔ (الاصلاح دوم ص ۹)

مروجہ عید میلاد اور علماء محققین :- چاروں مذاہب کے ائمہ اس بدعت کی مذمت کرتے ہیں جیسا کہ

(۱) امام تاج الدین فاکہانیؒ فرماتے ہیں "کہ بہت سارے لوگوں نے بار بار مجھ سے عید میلاد النبی ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ آیا شریعت میں اس کا کوئی اصل ہے یا یہ دین میں جاری کردہ بدعت ہے تو میں نے کہا کہ اس عید میلاد کا کتاب وسنت میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی ایسا کرنا علماء امت سے منقول ہے بلکہ یہ بدعت ہے جسے جھوٹوں نے ایجاد کیا ہے (المورد فی عمل المولد از فاکہانی)

(۲) امام ابو عبداللہ محمد بن محمد العبدری المتوفی ۷۳۷ھ المعروف بابن الحاج فرماتے ہیں کہ "لوگوں کی دین میں پیدا کردہ بدعات میں سے ایک بدعت محفل میلاد ہے یہ لوگ اس اعتقاد سے مناتے ہیں کہ یہ عبادات میں سے سب سے بڑی عبادت ہے جبکہ یہ بدعت محفل میلاد دوسری بہت ساری بدعات اور محرمات کو گھیرے ہوئے ہے جیسا کہ گانے اور گانوں کے آلات کا استعمال مردوں اور نوجوانوں کا اس محفل میں شرکت کرنا اور عورتوں کا ان کو دیکھنا مفاسد سے خالی نہیں ہے (المدخل لابن الحاج)

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ "محفل میلاد کی نیت سے کھانا تقسیم کرنا بھی بدعت ہے۔"

معلوم ہوا کہ ساتویں صدی کے آخر تک اس بدعت کے ضمن میں بہت ساری بدعات نے جنم لے لیا تھا۔

(۳) امام ابن النحاس المتوفی ۸۱۶ھ نے اس بدعت کے متعلق تفصیلاً لکھا ہے کہ بدعتی اس بدعت کی آڑ میں کون کون سے مفاد حاصل کرتے ہیں۔ کہا۔ "ربیع الاول میں محفل میلاد لوگوں کی جاری کردہ بدعت ہے"

(تنبیہ الغافلین عن اعمال الجاهلین و تحذیر السالکین من افعال الهالکین ص ٤٩٩)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت :- آپؐ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے اس

اختلاف کی وجہ سے اس بدعت عید میلاد کا موجد بادشاہ ایک سال آٹھ ربیع الاول اور ایک سال بارہ ربیع الاول کو جشن مناتا تھا۔ تاریخ ولادت کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں صحیح ترین قول ۹ ربیع الاول ہے جیسا کہ مشہور سیرت نگار قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ لکھتے ہیں "ہمارے نبی ﷺ موسم بہار دوشنبہ کے دن ۹ ربیع الاول عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ ۶۲۸ بکری کو مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق و قبل طلوع نیر عالم تاب پیدا ہوئے حضورؐ اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے

(رحمة للعالمین ص ٤٠)

(۲) مصر کے مشہور ہیئت دان عالم محمد محمود پاشا فلکی نے بھی یہی تحقیق پیش کی ہے۔

(۳) پیر عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ "ہمارے نبی کریم ﷺ کی ولادت ۱۰ محرم کو ہوئی ہے۔

(غنية الطالبين طبع بيروت ٣٩٢/٢)

جب تاریخ میلاد میں اختلاف ہے اور صحیح قول ۹ ربیع الاول کے بارے میں ہے تو بارہ ربیع الاول کو جشن کے لئے متعین کرنا کیسے صحیح ہے۔؟

تاریخ وفات :- تاریخ میلاد کی طرح آپؐ کی تاریخ وفات میں بھی اختلاف ہے موسیٰ بن عقبہ اور لیث بن سعد یکم ربیع الاول اب و مخنف۔ کلبی ۔سلیمان تیمی۔امام ابن حزم۔امام سہیلی۔حافظ عراقی حافظ ابن حجر عسقلانی حافظ سیوطیؒ ۲ ربیع الاول جمہور ابن اسحاق ۔ابن قتیبہ۔ محمد بن سعد ۔سعید بن عفیر ابن حبان۔ابن عبدالبر۔ابن رشد۔ابن جوزی ۔ابن سید الناس۔ابن الصلاح ۔امام نووی ۔ابو طاہر قدسی ۔حافظ ابن کثیر۔ امام مزنی امام ذھبیؒ ۔ ابن رجب ۔ملا علی قاری حنفی اور قاضی سلیمان منصور پوری رحمہم اللہ ۱۲ ربیع الاول کو آپؐ کی تاریخ وفات قرار دیتے ہیں۔

ہمیں اس اختلاف سے کوئی غرض نہیں ہم نے صرف دیکھنا یہ ہے کہ جو لوگ ۱۲ ربیع الاول کو جشن میلادالنبی ﷺ مناتے ہیں ان کے نزدیک آپ کی تاریخ وفات کونسی ہے ۔

تو بریلوی مذہب کے بانی و مبانی اور مؤسس احمد رضا خان بریلوی کہتے ہیں کہ "نبی ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے (ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲۲۰)

معلوم ہوا کہ بریلویت کے امام احمد رضا خان کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کی ولادت اور وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی ہے کچھ عرصہ پہلے یہ لوگ ۱۲ ربیع الاول کو ۱۲ وفات کہہ کر پکارتے تھے اور ختم دلواتے تھے آج یہی لوگ اس دن کو عید میلادالنبی کا جشن مناتے ہیں۔ یہ کہاں کی صحیح بات ہے ؟

جبکہ جس دن خاتم الانبیاء سید المرسلین سید الکونین محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس دن مدینہ منورہ میں قیامت صغریٰ برپا تھی۔ ہر طرف چیخ و پکار اور کہرام مچا ہوا تھا ان کو کیا معلوم کہ اس دن صحابہ کرام اور اہل بیت کے دلوں پر کیا گزر رہی تھی وہ تو حزن و ملال کا مجسمہ بنے ہوئے تھے۔ جو آپ کے فراق میں ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے کھجور کا وہ تنا جس پر آپ اپنی زندگی میں ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے جب آپ نے منبر پر خطبہ شروع کیا تو اس کھجور کے تنے نے آپ کے فراق میں رونا شروع کر دیا تھا۔ آپ نے اس تنے سے معانقہ کیا اور فرمایا اگر میں محمد اس کے ساتھ معانقہ نہ کرتا تو یہ قیامت تک بلبلاتا رہتا یہ تو جمادات کی آپ کے فراق میں آپکی زندگی میں حالت تھی ۔ صحابہ کرام جو آپ کے سچے محب تھے آپ کی جدائی میں ان کے غم کا کیا عالم ہوگا ۔آپ کے فراق میں بلال حبشیؓ نے اذان دینا چھوڑ دی ۔ حضرت عمرؓ گھٹنوں کے بل گر گئے تھے ۔

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن دوپہر کے وقت مدینہ منورہ میں اندھیرا چھا گیا تھا ہر چیز

تاریک ہوگئی تھی دن کے وقت اس قدر شدید اندھیرا تھا کہ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ہاتھ دیکھائی نہیں دیتا تھا۔ آپ کا یوم وفات کائنات کا پریشان ترین دن ہے۔ آپؐ کی وفات سوموار کو دوپہر کے وقت ہوئی اور آپ کو بدھ کی رات دفن کیا گیا اس دوران اہل بیت نے کھایا نہ پیا۔ آپ کی وفات کے غم میں حضرت فاطمہؓ کہتی تھیں لوگو! میرے بابا کی وفات کی وجہ سے مرے دل پر اس قدر غم ٹوٹ پڑے ہیں اگر یہ غم دنوں پر پڑتے تو دن راتوں میں بدل جاتے۔

آپ کی وفات کے بعد صحیح قول کے مطابق حضرت فاطمہ چھ مہینے زندہ رہیں اس مدت کے دوران ان کے چہرے پر لحہ بھر کے لئے بھی خوشی کے آثار دیکھائی نہیں دیئے۔

مگر افسوس ہے ان خواہشات پرستوں اور پیٹ کے پجاریوں پر جنہیں صحابہ کرامؓ۔ اہل بیتؓ کی پریشانی کا احساس تک نہیں ہوا اس دن کو اپنی شکم پروری کا ذریعہ بنا کر گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر اچھلتے کودتے ' دھمال ڈالتے دیگیں پکاتے اور خوشیاں مناتے نظر آتے ہیں۔

اہل بدعت کے دلائل اور استدلال :-

اہل بدعت جو چونکہ شریعت کے کلیات ' مقاصد ' کلام عرب اور علم اصول سے ناواقف ہوتے ہیں اور بدعت کے ثبوت میں متشابہات کی اتباع کرتے ہیں اس لیے ان کا استدلال انتہائی کمزور ہوتا ہے۔ اسی طرح مروجہ عید میلاد کا قرآنی آیات میں تحریف اور ترمیم کرکے احادیث صحیحہ کے عموم اور مطلق دلیلوں سے استدلال کرتے ہیں ساتھ ساتھ موضوع (من گھڑت) ضعیف ناقابل استدلال روایات اور اپنے بزرگوں کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ اہل بدعت کا یہ انداز استدلال صحیح نہیں ہے یہ بدعت کو عام یا مطلق دلیلوں کے تحت سمجھتے ہیں جبکہ سلف علماء حق اس کا انکار کرتے ہیں کیونکہ بدعت مطلق یا عام دلیل کے تحت نہیں آتی ہے۔

مثال کے طور پر جب بعض امراء نے نماز عیدین سے پہلے اذان ایجاد کی تو مسلمانوں نے اس سے انکار کیا اور اس کو بدعت قرار دیا اور ناجائز قرار دینے کی وجہ صرف بدعت ہونے کے اور کوئی نہیں تھی اگر یہ وجہ مخالف نہ ہوتی تو کہا جاسکتا تھا کہ اذان اللہ کا ذکر اسلام کا شعار ایمان کی علامت اور دعوت تامہ ہے غلبہ اسلام کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اذان اپنے کم الفاظ میں عقیدے کے بے شمار مسائل کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں اس میں اللہ تعالی کی اکبریت اس کے وجود اور کمال کا ذکر توحید باری تعالی کا اقرار شرک کی نفی رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا ثبوت نماز ' فلاح اور دائمی بقا کی طرف بلاوا ہے پھر یہ بظاہر عام دلیلوں کے تحت درج بھی ہو سکتی ہے اور " **ومن احسن قولا ممن دعا الی الله** " ۔ اس شخص سے اور کسی شخص کا قول بہتر ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے (**حم السجده : ۳۳**) اسی طرح آیت " **ولذكر الله اكبر** "(**العنكبوت:٤٥**)" اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے " سے اس کا جواز اور استحباب ثابت ہوتا ہے اذان عیدین کو اذان جمعہ پر قیاس کرتے مگر سلف کا انکار بتاتا ہے کہ

یا تو اذان عیدین ان آیات کے نیچے داخل نہیں یا مستثنی ہے یہی حال باقی بدعات کا ہے بدعات یا تو عام دلیلوں کا فرد ہی نہیں ہوتیں ہیں یا ان سے مستثنی ہوتی ہیں ۔اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بدعت کے لئے عام اور مطلق دلیل سے استدلال کرنا درست نہیں ہے ۔امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں " عیدین کی اذان کے بدعت حسنہ ہونے پر استدلال ان سب استدلات سے قوی ہے جو دوسری بدعات کے حسنہ ہونے پر کئے جاتے ہیں (اقتضاء الصراط المستقیم ۲۷۹) حالانکہ سلف نے اذان عیدین پر انکار کیا ہے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے بدعت ثابت ہونے کے بعد عام یا مطلق دلیلوں سے اس کے حسنہ ہونے پر استدلال نہیں کرسکتے جیسا کہ اہل بدعت کرتے ہیں اور یہی حال مروجہ عید میلاد النبی ﷺ کا ہے ۔

بدعات کیوں عام یا مطلق دلیل کے تحت داخل نہیں ؟ یا کس طرح مستثنی ہیں ؟

محدث گوندلویؒ فرماتے ہیں کہ "عیدین کی اذان پر سلف کے انکار سے یہ بات تو پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ جس نئے کام کی مصلحت آنحضرت کے زمانہ میں بدون معارض موجود ہو وہ کام عام یا مطلق ادلہ کے نیچے یا تو سرے سے داخل ہی نہیں ہوتا یا مستثنی ہوتا ہے۔ مگر عام یا مطلق کے نیچے نہ داخل ہونے کی کیا وجہ ہے ؟اس کی وجہ یہ ہے کہ بدعتی ایک مباح کو سنت یا فرض یا واجب قرار دیتا ہے۔ اگر مباح کو مباح سمجھ کر کیا جاوے تو وہ اباحت کی عام یا مطلق ادلہ کے نیچے درج ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو سنت یا واجب یا فرض سمجھ کر کیا جائے تو اس صورت میں وہ اباحت کی عام یا مطلق ادلہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب اس کے ثابت کرنے کے لئے ایسی دلیل ہونی چاہیے جو اباحت سے بالاتر پر دلالت کرے ۔اسی طرح اگر بدعتی کسی بدعت کو صرف مباح سمجھ کر کرتا ہے۔ مگر عملاً اس کے ساتھ سنت یا واجب کا سا معاملہ کرتا ہے۔ اس کے ترک پر حرج خیال کرتا ہے اس کو چھوڑنے میں تنگی محسوس کرتا ہے تو اس صورت میں اس نے اس کام کا درجہ اس کی حد سے بڑھا دیا۔ پس اس صورت میں بھی اس پر عام یا مطلق ادلہ سے استدلال درست نہیں جن میں اس بڑھے ہوئے درجہ کا ذکر نہ ہو۔

اگر ان عام یا مطلق ادلہ کے متعلق یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ بدعات کو بھی شامل ہیں۔ پس اس صورت میں یہ بدعات بوجہ منع بدعت کی ادلہ کے مستثنی ہو کر خارج ہو جائیں گی۔ پس دعوت الی اللہ اگرچہ عیدین کی اذان کو بھی شامل ہے۔ مگر عیدین کی اذان چونکہ بدعت ہے۔ اس لئے یہ دعوت الی اللہ سے خارج سمجھی جائے گی۔ (الاصلاح حصہ دوم ص ۱۴ ـ ۱۵)

اہل بدعت مروجہ عید میلاد کے ثبوت میں جو دلائل پیش کرتے ہیں تو کیا صحابہ کرامؓ ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ دین ۔ سلف صالحین ان سے بے خبر تھے۔ اگر ان دلائل سے مروجہ عید میلاد کا جواز یا استحباب ثابت ہوتا تو یہ لوگ ضرور اس کا اہتمام کرتے۔ اور خود نبی کریم ﷺ نے باوجود مقتضی اور عدم مانع کے ترک کیا ہے اب اس کا ترک کرنا سنت ہے اور کرنا بدعت سیئہ اور مذمومہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " جہاں ایک بدعت ایجاد ہوتی ہے وہاں ایک سنت مٹ جاتی ہے جس بدعت سے سنت یا فرض مٹ جائے اس کو بدعت حسنہ کہنے کا کیا معنی ؟

ظلمات بعضها فوق بعض :- پھر اس بدعت عید میلاد کے تحت بے شار بدعات' خرافات' ترھات' بیسیوں محرمات اور منکرات نے جنم لے لیا ہے جیسا کہ روضہ رسول کی شبیہ بنانا ۔ شرکیہ نعتیں پڑھنا ۔ مجلس کے آخر میں قیام اس عقیدہ کے ساتھ کرنا کہ نبی کریم ﷺ مجلس میں خود حاضر ہوتے ہیں (العیاذ باللہ) شیرینی تقسیم کرنا ۔ دیگیں پکانا ۔ دروازے اور پہاڑیاں بنانا ۔ عمارتوں پر چراغاں کرنا ۔ جھنڈیاں لگانا ان پر آپ کی نعلین شریفین کا مجسمہ بنانا ۔ مخصوص لباس پہننا ۔ تصویریں اتارنا ۔ رقص و تواجد کا اہتمام کرنا جو کہ اصحاب سامری کی ایجاد ہے ۔ شب بیداری کرنا ۔ اجتماعی نوافل ۔ اجتماعی روزے اور اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام کرنا ۔ مردوں اور عورتوں کا اختلاط ۔ نوجوان لڑکوں کا جلوس میں شرکت کرنا اور عورتوں کا ان کو دیکھنا ۔ آتش بازی ۔ شعلہ بردار جلوس ۔ گانے باجے ۔ فاشی و عریانی ۔ فسق و فجور ۔ قوالی ۔ مال و دولت اور وقت کا ضیاع وغیرہ ۔ بلکہ اب تو ان پروگراموں میں بدامنی ۔ لڑائی جھگڑا ۔ قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے ۔

یہ بدعت قبیحہ کم علم جاہل اور بدعتی ملاؤں کی شکم پروری کا بہت بڑا ذریعہ ہے جو اس بدعت کی آڑ میں اپنے مذہبی تعصب' باطل عقائد' فاسد نظریات کا اظہار کرتے ہیں تکفیر و تفسیق' فتوی بازی گالی گلوچ اور بکواسات کا بازار گرم کرتے ہیں ۔ وہ اس بدعت کو کفر اور اسلام کے درمیان فرق کرنے والی چیز سمجھتے ہوئے اس پر عمل نہ کرنے والے کو ابلیس کہتے ہیں موحدین کی مساجد کے سامنے نعرہ بازی شور و غل ہنگامہ آرائی اور اپنے انتقامی جذبات کی تسکین بھی اسی بہانہ سے کر لیتے ہیں ۔

حکومت اور مروجہ عید میلاد النبی :- واضح رہے کہ اس بدعت سیئہ قبیحہ مذمومہ کا موجد بادشاہ نے اس کو سیاستاً رائج کیا تھا اور ہماری حکومت کی بھی نفاق پر مبنی یہی سیاسی پالیسی ہے کہ ایک طرف تو فرقہ بندی' گروہ بندی کو ناپسند کرتی ہے ۔ دوسری طرف فرقہ بندی کو ہوا دینے کے لئے بہت سی قومی دولت لٹا دیتی ہے ۔ بلکہ یہ بدعت حکومت کی پشت پناہی میں ہو رہی ہے ۔ سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے باقاعدہ اس کو سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے ۔ حالانکہ ان حکمرانوں کو یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم اپنے اکابرین اور اسلاف کے یوم پیدائش اور یوم وفات کو سرکاری سطح پر منانا شروع کر دیں تو شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جس میں عید میلاد اور عرس شریف نہ ہو ۔ پھر اس بدعت کی باقاعدہ ریڈیو ۔ ٹی وی اخبارات میں تشہیر کی جاتی ہے ۔ بڑے بڑے سرکاری اداروں میں عورتوں کے بھی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں ۔ دوسرے دن اخبارات میں ان پروگراموں میں شریک ہونیوالی نوجوان لڑکیوں کی تصاویر بھی چھپتی ہیں ۔ (**انا للہ و انا الیہ راجعون**)

دعا ہے اللہ تعالی ہمیں اپنے پیارے حبیب کا سچا محب' مطیع اور متبع بننے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

اللھم وفقنا لما تحب و ترضی ۔